ہمارے غوری صاحب

روزمرہ زندگی کے عموماً ادنیٰ تقاضوں کے باعث، بے برکتی کے اس دور میں، ہم کتنی ہی دل پسند اور لائق ترجیح مصروفیات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ غوری صاحب کی وفات پر فوری احساس یہی ہوا کہ ان جیسا عظیم صاحب علم اور غالباً اتنا ہی عظیم اور محبت بھرا انسان برسوں ہمارے درمیان رہا، لیکن، اپنی حد تک، میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ان کی اعلیٰ اور پاکیزہ صحبت سے بہت کچھ استفادہ نہ کر سکا۔

ان کی دل آویز شخصیت کا ایک رخ ان کی نرم گفتاری، رقیق القلبی، انسان دوستی اور ہمیشہ یاد رہنے والی مہمان نوازی ہے۔ مثال کے طور پر وہ کسی روز، بغیر کسی خاص وجہ کے ''المورد'' کے سب چھوٹوں بڑوں کو خود اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھلاتے اور فرداً فرداً اپنی شگفتہ مسکراہٹ سے دل جوئی فرماتے۔

ان کی شخصیت کا اس سے بڑھ کر رخ ایک سچے طالب علم اور محقق کا تھا۔ اپنی تمام بزرگی اور تبحر علمی کے ساتھ ادارے کے علمی مذاکروں میں ہم جیسے عام طلبا سے ہم نشین ہوتے اور دوسری طرف اپنی تحقیقات پیش کرتے ہوئے سنجیدگی اور اعلیٰ ترین علمی معیار کو برقرار رکھتے۔ یہی نہیں، بلکہ ایک کھرے داعی حق کی طرح اپنے دریافت کردہ سچ کو دنیا تک پہنچانے کے لیے ـــــ جو اکثر تحقیقی مزاج کا حصہ نہیں ہوتا ـــــ وہ ایک غیر معمولی تڑپ بھی رکھتے تھے۔ مشکلات کے باوجود خود اپنے وسائل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشین گوئیوں کے علم کو دیگر ممالک بالخصوص مسیحی برادری تک پہنچانے کے لیے انھوں نے بے پناہ سعی کی۔

پروردگار عالم سے توقع ہے کہ اپنی بے پایاں رحمت وشفقت سے وہ اس پیکر علم واخلاق کو اپنے ہاں ضرور اعلیٰ مقام

عطا فرمائیں گے۔

ــــ ڈاکٹر منیر احمد
(رکن ''المورد'' بورڈ)